روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 11 جنوری 2012ء 16 صفر 1433 ہجری 11 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 9

سچے مومن کی نشانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو سچے مومن بن جاؤ گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع حدیث نمبر 4207)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی توکّل کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ اپنے تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے، لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیھم السلام کے مصائب بمقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب وشدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توکّل میں پھر رہے ہیں۔

دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو۔ وہ کب مصائب وشدائد کے وقت گھبراوے گا۔ انبیاء علیھم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشر عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں بغرض اصلاح آتے ہیں تو ان کی کل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں، لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا۔ چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ باامن زندگی بسر کریں۔ ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرلیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ وکرامت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت ان کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ کل قوم کا ایک طرف ہونا۔ دولت، سلطنت، دنیوی وجاہت، حسینہ جمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ لا الٰہ الا اللّٰہ سے رک جاویں۔ لیکن ان سب کے مقابل جناب رسالتمآب ﷺ کا قبول کرنا اور فرمانا کہ میں اگر اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا۔ میں تو حکم خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور پھر دوسری طرف سب تکالیف کی برداشت کرنا یہ ایک فوق الطاقت معجزہ ہے۔ یہ سب طاقت اور برداشت اس دعا کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص46)

نمایاں کامیابی

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سابق سیکرٹری مال مکرم انجینئر عبدالمنان صاحب مرحوم کی بیٹی محترمہ کشف منان صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی ایم فل سیشن 11-2009 کے فائنل امتحان میں 1500 میں سے 1315 نمبر لے کر پنجاب یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کی ہے۔ موصوفہ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹ کی پوتی، مکرم حاجی محمد شفیع صاحب سیالکوٹ کی نواسی اور حضرت میراں بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

نصاب ششماہی سوئم

(واقفین نو)

سترہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کیلئے ششماہی سوئم کا نصاب درج ذیل ہے:۔

قرآن کریم: پارہ 18 نصف اول معہ ترجمہ از میر محمد اسحاق صاحب

مطالعہ تفسیر: سورۃ الکھف کی تفسیر از تفسیر صغیر

حفظ قرآن کریم: سورۃ الدھر معہ ترجمہ زبانی یاد کرنا

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: ضرورت الامام

تاریخ احمدیت: دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ پاکستان

علمی مسائل: صداقت حضرت مسیح موعود متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔ واقفین نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو، مربیان کرام اور معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ نصاب کی تیاری کے سلسلہ میں رہنمائی فرمائیں۔

مورخہ 15 جنوری 2012 کو امتحان ہوگا۔ امتحانی پرچہ کے حصول کیلئے ضلعی سیکرٹری صاحب وقف نو سے رابطہ فرمائیں۔ (وکیل وقف نو)

اکیسویں صدی کا المیہ

جی رہے جس میں ہم یہ اِک انوکھا دور ہے
نفسی نفسی کا گلی کوچوں میں بے حد شور ہے
جلد بازی ہر طرف صبر و سکوں ناپید ہے
نفس کے زندان میں، آزاد انساں قید ہے
پُر تکلف ہیں مکاں، گھر ہیں مگر ٹوٹے ہوئے
شوہر و بیوی ہوں یا بھائی بہن روٹھے ہوئے
دُور دیسوں میں بسے غیروں سے گہرے رابطے
اپنے ہی ماں باپ سے لیکن ہیں کتنے فاصلے
امن کیا دنیا میں ہو، دل میں نہیں امن و سکوں
ڈھونڈتا ہے دھمکیوں میں امن یہ دورِ جنوں
جگ کی آلودہ فضا انسان کا ہے دردِ سر
اپنی زہر آلود سوچوں کی نہیں لیکن خبر
زندگی ہے مختصر لیکن قطاریں ہیں طویل
ہیں دوائیں تو بہت پر حضرتِ انسان علیل
ظاہری اور عارضی اخلاق اور کردار ہے
اِس کو برتو اور پھینکو بعد میں بے کار ہے
راستی باقی نہیں، ہے جھوٹ کی گڈی چڑھی
عجز و نرمی مٹ گئی اور رہ گئی باقی ”تڑی“
ایک سی احمق کی چخ چخ اور دانا کی دلیل
آج ہم رُتبہ ہوئے افسوس نمرود و خلیل
بلڈنگیں اونچی ہیں لیکن ظرف چھوٹے ہو گئے
صحتیں باقی نہیں پر لوگ موٹے ہو گئے
ذائقوں کا دور ہے ، کھانوں میں چسکے بڑھ گئے
نرخ انساں کا گِرا اشیاء کے بھاؤ چڑھ گئے
فُوڈ تو ہیں فاسٹ لیکن ہاضمے کمزور ہیں
ان گنت دلچسپیاں ہیں لوگ پھر بھی بور ہیں
اِن دنوں مہنگی ہے روٹی اور سستی کال ہے
اس لئے گھر گھر میں بٹتی جوتیوں میں دال ہے
بڑھ گئے ہیں بِل مگر، ہے گیس و بجلی میں کمی
اس لئے بڑھتی چلی جاتی ہے ہر پل برہمی
آگئے گاؤں تلک ڈسپوزایبل ڈائپر
پھر بھی مائیں چڑچڑی ہیں اور بچے ہائپر
لڑکیوں میں ناز نخرے ہیں لبھانے کے لئے
حوصلے لیکن نہیں شادی نبھانے کے لئے
کیا ضرورت ، کیا ہے آسائش ، نہیں کچھ بھی پتہ
شکر کا کلمہ نہیں ہر وقت ہونٹوں پر گِلہ
علم تو ہے واجبی سا ڈگریاں بے شک بہت
فہم و دانش کم ہے ، پر بے کار کی بک بک بہت
گفتگو تو بڑھ گئی ابلاغ لیکن کم ہوا
بولنے کا جو دھنی ہے آج وہ عالم ہوا
فاصلے بڑھائے رنگ و نسل نے تہذیب نے
خوب لڑوایا بشر کو اس نئی ترکیب نے
عالمِ بالا کے کروں پر ہے انساں کی نظر
اپنے رشتہ دار و ہمسایوں سے لیکن بے خبر
آج مقداریں بڑھیں اور ہو گئے معیار کم
صاحبِ گفتار ڈھیروں، صاحبِ کردار کم
بھول کر بھی لب پہ نام آتا نہیں اللہ کا
آج کل کوئی مسافر ہی نہیں اس راہ کا
ہر طرف بے برکتی ہر اِک کے ہونٹوں پر گِلہ
لگ گئی اس دور کو شائد کسی کی بددعا
یہ نہ مٹی کے نہ پتھر کے بتوں کا دور ہے
اپنے اپنے نفس کی پوجا پہ سارا زور ہے
کھیلتے ہیں آگ سے بارود پر بیٹھے ہیں ہم
واہ شانِ بے نیازی فکر ہے لیکن نہ غم
نظم یہ اپنی گِلہ ہے ناں شکایاتِ ستم
ہم نے جو دیکھا ورق پر کر دیا عرشیؔ رقم

ارشاد عرشی ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔ عرب اور احمدیت

قسط نمبر 31

ریڈیو سٹیشن کے قیام کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

’’دوسری خواہش جو بڑے زور سے میرے دل میں پیدا کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ایک طاقتور ٹرانسمٹنگ سٹیشن (TRANSMITTING STATION) دُنیا کے کسی ملک میں جماعت احمدیہ کا اپنا ہو۔ اس ٹرانسمٹنگ سٹیشن کو بہرحال مختلف مدارج میں سے گزرنا پڑے گا لیکن جب وہ اپنے انتہاء کو پہنچے تو اس وقت جتنا طاقتور رُوس کا شارٹ ویو سٹیشن (SHORT WAVE STATION) ہے جو ساری دُنیا میں اشتراکیت اور کمیونزم کا پرچار کر رہا ہے اس سے زیادہ طاقتور اسٹیشن وہ ہو جو خدا کے نام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو دُنیا میں پھیلانے والا ہو اور چوبیس گھنٹے اپنا یہ کام کر رہا ہو۔ اس کے متعلق میں نے سوچا کہ امریکہ میں تو ہم آج بھی ایک ایسا اسٹیشن قائم کر سکتے ہیں وہاں کوئی پابندی نہیں ہے۔ جس طرح آپ ریڈیو ریسیونگ سیٹ (RADIO RECEIVING SET) کا لائسنس لیتے ہیں اسی طرح آپ براڈ کاسٹ (Broadcast) کرنے کا لائسنس لے لیں وہ آپ کو ایک فری کوئنسی (Frequency) دے دیں گے اور آپ وہاں سے براڈ کاسٹ کر سکتے ہیں لیکن امریکہ اتنا مہنگا ہے کہ ابتدائی سرمایہ بھی اس کے لئے زیادہ چاہئے اور اس پر روزمرہ کا خرچ بھی بہت زیادہ ہوگا اور اس وقت ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی اس روحانی جماعت کی مالی حالت ایسی اچھی نہیں کہ ہم ایسا کر سکیں یعنی میدان تو کھلا ہے لیکن ہم وہاں نہیں پہنچ سکتے۔

دوسرے نمبر پر افریقہ کے ممالک ہیں نائیجیریا، غانا اور لائبیریا سے بعض دوست یہاں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے۔ غانا والوں سے تو میں نے اس کے متعلق بات نہیں کی لیکن باقی دونوں بھائیوں سے میں نے بات کی تو انہوں نے آپس میں یہ بات شروع کر دی کہ ہمارے ملک میں یہ لگنا چاہئے اور وہاں اجازت مل جائے گی جس کا مطلب یہ ہے کہ گو پتہ تو کوشش کرنے کے بعد ہی لگے گا کہ کہاں اس کی اجازت ملتی ہے لیکن ان ممالک میں سے کسی نہ کسی ملک میں اس کی اجازت مل جائے گی اور چونکہ ہماری طرح یہ ملک بھی غریب ہیں اس لئے زیادہ خرچ کی ضرورت نہیں ہوگی شروع میں میرا خیال تھا کہ صرف پروگرام بنا کر اناؤنس کرنے والے ہی ہمیں دس پندرہ چاہئیں پہلے مرحلے میں چاہئے کہ یورپ اور مشرق وسطیٰ کی زبانوں میں پروگرام نشر کیا جا سکے۔ اسی طرح عرب ممالک اور پھر ترکی، ایران، پاکستان اور ہندوستان سب اس کے احاطہ میں آ جائیں گے۔ انشاءاللہ

جہاں تک پیسے کا سوال ہے میرے دماغ نے اس کے متعلق اس لئے نہیں سوچا کہ مجھے پتہ ہی نہیں کہ اس کے لئے کتنے پیسے چاہئیں۔ لیکن جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ ’’کتنے پیسے چاہئیں‘‘ کے متعلق دریافت کیا جائے تو اس کے متعلق میں نے انتظام کر دیا ہے۔ جلسہ پر بعض دوست بیرونی ممالک سے آئے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوست کینیڈا سے آئے ہوئے تھے وہ وہاں ٹیلی ویژن میں کام کرتے ہیں میں نے ان کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہاں جا کر فوری طور پر اس کے متعلق ضروری معلومات حاصل کریں۔

پاکستان میں اس اسٹیشن کی اجازت نہیں مل سکتی کیونکہ ہمارا قانون ایسا ہے کہ یہاں کسی پرائیویٹ ادارہ کو ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت نہیں لیکن بعض ممالک ایسے ہیں جن میں اس پر کوئی قانونی پابندی نہیں جیسے امریکہ اور بعض ایسے ممالک ہیں جن میں گویا قانونی پابندی تو ہے لیکن اس کی اجازت آسانی اور سہولت کے ساتھ مل جاتی ہے جیسے مغربی افریقہ کے ممالک میں سے نائیجیریا، گیمبیا، غانا یا سیرالیون ہیں اُمید ہے کہ ان ممالک میں سے کسی ایک ملک میں ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کی اجازت مل جائے گی۔

اس وقت دُنیا کے دلوں کا کیا حال ہے اس کا علم نہ تو صحیح طور پر مجھے ہے اور نہ آپ کو ہے لیکن میرے دل میں جو خواہش اور تڑپ پیدا کی گئی ہے اس سے میں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ اللہ کے علم غیب میں دُنیا کے دل کی یہ کیفیت ہے کہ اگر اللہ اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ان کے کانوں تک پہنچایا جائے تو وہ سُنیں گے اور غور کریں گے ورنہ یہ خواہش میرے دل میں پیدا ہی نہ کی جاتی۔ دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سامان جلدی پیدا کر دے۔ دل تو یہی چاہتا ہے کہ اسی سال کے اندر اندر یہ کام ہو جائے لیکن ہر چیز ایک وقت چاہتی ہے بہرحال جب بھی خدا چاہے یہ کام جلد سے جلد ہو جائے اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھیں کہ یہ کام ہو گیا ہے اور ہمارے کان چوبیس گھنٹے عربی میں اور انگریزی میں اور جرمن میں اور فرانسیسی میں اور اُردو وغیرہ وغیرہ میں اللہ اور اس کے رسول کی باتیں سُننے والے ہوں۔ گانا وغیرہ بدمزگی پیدا نہ کر رہا ہو اور اسی طرح کی اور فضولیات بھی بیچ میں نہ ہوں۔ ’’علم‘‘...... کا ورثہ ہے کسی اور کا نہیں اس لئے علمی باتیں تو وہاں ہوں گی مثلاً ایگری کلچر (AGRICULTURE) زراعت کے متعلق ہم بولیں گے۔ اسی طرح دوسرے علوم ہیں ان کے متعلق بھی ہم بولیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ...... کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ وہ تمام علوم سے خادمانہ کام لے سکے سارے علوم ہی ہمارے خادم ہیں۔ آج کا فلسفہ بھی ہمارا خادم ہے۔ آج کی سائنس بھی ہماری خادم ہے۔ آج کی تاریخ کے اصول بھی ہمارے خادم ہیں۔ جب یہ غلطی کریں گے تو ہم ان کا ہاتھ پکڑ لیں گے اور خادم سے یہی سلوک کیا جاتا ہے اور اس وقت وہ غلطی کر رہے ہیں اور ہمارا ہاتھ ان کی طرف نہیں بڑھ رہا حالانکہ ہمارا فرض تھا اور ہمارا حق بھی ہے کہ ہم ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور کہیں کہ اے ہمارے خادم یہ تو کیا کر رہا ہے (یعنی اس کی تصحیح کریں) بہرحال سب علوم ہمارے خادم ہیں اور ہم ان خادموں سے بھی خدمت لیں گے۔ اور اس طرح سب علوم کی باتیں آ جائیں گی فلسفہ کی غلطیاں بھی ہم نکالیں گے (ایگریکلچر AGRICULTURE) زراعت کے متعلق بھی ہم لوگوں کو کہیں گے کہ یہ یہ کام کرو تا دُنیا میں بھی خوشحالی تمہیں نصیب ہو۔

انشاءاللہ یہ کام تو ہم کریں گے لیکن گانے اور ڈرامے اور اس قسم کی دوسری جھوٹی باتیں وہاں نہیں ہوں گی اور اس طرح ایک ریڈیو دُنیا میں ایسا ہوگا جہاں اس قسم کی کوئی لغو بات نہیں ہوگی اور شاید بعض لوگ اس ریڈیو اسٹیشن کو هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْن (المومنون:4) کہنا شروع کر دیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 رجنوری 1970)

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ریڈیو کے بارہ میں اس خواہش کے مطابق ایم ٹی اے کا یورپ سے آغاز ہوا اور شروع میں ہی مشرق وسطیٰ اور عرب ممالک کے لئے پروگرام لقاء مع العرب شروع ہوا۔ بعدازاں 24 گھنٹوں کی عربی نشریات پر مشتمل علیحدہ چینل بھی کھل گیا۔

مسئلہ شرق اوسط اور عالمی جنگ کے امکانات

مسئلہ مشرق وسطیٰ کئی دہائیوں سے عالمی امن کے لئے خطرات کا موجب بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کی ابتداء سے قبل ہی حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہامًا بتا دیا تھا اور حضرت خلیفہ ثانی نے ان الہامات کی روشنی میں بار ہا اپنے خطبات اور خطابات میں اس کی سنگینی کی طرف متنبہ فرمایا، اور حضرت خلیفہ ثالث نے بھی احمدیوں کو بھی اور تمام عالم اسلامی اور عالمی برادری کو اس مسئلہ کے حل کرنے کی طرف متوجہ فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:

’’اس وقت ویسے تو دنیا کو بہت سے مسائل درپیش ہیں لیکن فوری طور پر عالمگیر نوعیت کے دو مسئلے بڑے واضح ہیں جن کی طرف آج کا انسان نوع انسانی کی حیثیت سے بھی اور انسانیت کا نچوڑ اور انسان کامل کا متّبع ہونے کے لحاظ سے بھی اجتماعی طور پر غور کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ مشرق وسطیٰ میں پیدا شدہ فساد کے حالات کو دور کرنے کی کوشش سے متعلق ہے۔ بہرحال دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے یہ ایک بہت بڑا اور نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم احمدیوں کو یہ مسئلہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کیونکہ وہ جنگ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود کو خبر دی گئی تھی اور جس سے یہ خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے (جیسا کہ بتایا گیا ہے) کہ خطہ ہائے ارض سے زندگی (صرف انسانی زندگی نہیں بلکہ ہر قسم کی زندگی) کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ لوگوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ قسم کے مہلک ہتھیار ایجاد کر رکھے ہیں۔ اس بھیانک جنگ کی (خدا اس سے محفوظ رکھے) اگر ابتدا ہوئی تو اس کی ابتدا انہی علاقوں سے ہوگی جہاں آجکل فساد پیدا ہو رہا ہے اور مسلمان علاقوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت شام کا جغرافیہ کچھ اور تھا اور آج کچھ اور ہے۔ چنانچہ پیشگوئیوں میں یہ بتایا گیا کہ ارض شام سے اس جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں یعنی شام سے اس جنگ کی ابتدا ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے جو دعاؤں، صدقات، اصلاح نفس اور توبہ و استغفار سے ٹل سکتی ہے۔ اگر انسان اسلام نہ بھی لائے لیکن اپنے دل میں ایک حد تک خشیّت اللہ پیدا کرے تب بھی اگر وہ اپنی فطرت کے تقاضوں کے مطابق عقل سے کام لے تو ان خطرات سے بچ سکتا ہے۔ اگر انسان نے اسلام کی روشنی حاصل نہ بھی کی ہو تب بھی فِطْرَةَ اللّٰہ ......(الروم:30) سے انسانی فطرت کی کوئی نہ کوئی جھلک اور دھندلی سی روشنی کام دے سکتی ہے اگرچہ وہ اتنی منور نہیں ہوتی، اس میں اتنی چمک نہیں ہوتی جتنی اسلام کے نور سے فطرت انسانی منور ہو کر دنیا میں روشنی پیدا کرتی ہے لیکن بہرحال انسانی فطرت کے اندر ایک دھندلی سی روشنی ضرور پائی جاتی ہے اس کے مطابق ہی اگر دنیا کام کرے اور خدا کی طرف رجوع کرے تب بھی لوگ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں اور ایٹمی جنگوں کی تباہی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس وقت انسان

اپنے ہی ہاتھوں تباہی کے سامان پیدا کر رہا ہے اور ایک بین الاقوامی فساد کے خطرہ کا موجب بن رہا ہے''۔ (خطبہ جمعہ 21؍دسمبر 1973ء)

قرآن کریم کی لغوی بلاغت کا اعجاز

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''ایمان کا لفظ کبھی عربی زبان میں اقرار باللسان کے معنوں میں بھی آتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اسلامی محاورہ میں، کیونکہ عربی زبان پر قرآن کریم کی زبان کا بڑا اثر ہوا ہے گو وہ پہلے بھی بڑی اچھی اور بہترین زبان تھی لیکن قرآن کریم کی وحی کی عربی نے عربی زبان پر بڑا اثر کیا ہے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ جب ہم مصر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ایک نوجوان ہمسفر ہر بات میں قرآن کریم کی آیات کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا استعمال کرتا تھا۔ چنانچہ میری طبیعت پر یہ اثر تھا کہ یہ نوجوان قرآن کریم سے بڑی محبت رکھتا ہے اس لئے اسے قرآن کریم ازبر ہے۔ خیر ہم باتیں کرتے رہے۔ کوئی گھنٹے دو گھنٹے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ عیسائی ہے۔ میں نے اُسے کہا کہ تم عیسائی ہو مگر قرآن کریم کی آیات کے فقرے کے فقرے استعمال کرتے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ میں عیسائی تو ہوں لیکن قرآن کریم کی عربی سے ہم بچ نہیں سکتے۔ یہ ہمارے ذہنوں اور زبان پر بڑا اثر کرتی ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 نومبر 1971ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد مبارک میں عربوں میں دعوت الی اللہ کے واقعات کے تذکرہ کے بعد ہم اگلی قسط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد مبارک میں عربوں میں دعوت الی اللہ کے واقعات کا ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ

خلافت رابعہ کے عہد مبارک میں عربوں میں دعوت الی اللہ

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی خلافت سے پہلے ہی عربوں کی طرف خاص توجہ تھی۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے انٹرویو والی اقساط میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ 1981ء میں جب ثابت صاحب کی آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے کیا کر رہے ہیں اور کون سے وسائل استعمال کر رہے ہیں؟ پھر جب 1982ء میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو مسند خلافت پر فائز فرمایا تو مصطفیٰ ثابت صاحب نے ملاقات میں حضور انور کی خدمت میں چند کیسٹس پیش کیں جو عربی زبان میں مختلف موضوعات پر جماعتی عقائد اور ان کی شرح پر مبنی ریکارڈنگ پر مشتمل تھیں۔ حضور انور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔ پھر آپ نے ان کو دعوت الی اللہ کی غرض سے مختلف ممالک میں پھیلانے کا ارشاد فرمایا۔

ہجرت کے بعد خطبات کے ترجمہ کی کیسٹس کی تیاری، عربوں میں دعوت الی اللہ کے لئے عرب ممالک کے دورے، مغربی ممالک میں بسنے والے عربوں سے رابطے اور ایک منظّم پروگرام کے مطابق عربوں میں دعوت الی اللہ کا ذکر مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے نشر ہونے والے انٹرویو میں آچکا ہے۔ حضور کے عہد مبارک میں عربوں میں دعوت الی اللہ کے ایمان افروز واقعات کے ذکر سے قبل ہم حضور کی عربوں کے معاملات میں دلچسپی اور ان کے لئے دعاؤں کی تحریکات اور ان کی راہنمائی جیسے امور کا ذکر کریں گے جن کا تذکرہ حضور انور نے اپنے مختلف خطبات میں فرمایا۔

بعض عرب ممالک کے مستقبل کے بارہ میں رؤیا

حضور کا عربوں کے معاملات میں دلچسپی اور ان کے خاص خیال کا آپ کے اس رؤیا سے بھی پتہ چلتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''جن دنوں میں ایران کا انقلاب آ رہا تھا، 1977ء کی بات ہے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک جگہ کا نظارہ کر رہا ہوں ایک وسیع گول دائرہ میں نوجوان کھڑے ہیں اور وہ باری باری عربی میں بہت ترنم کے ساتھ پڑھتے ہے اور وہ فقرہ جو اس وقت لگتا ہے جیسے قرآن کریم کی آیت:

''کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔''

''اور یہ جو مضمون ہے یہ اس طرح مجھ پر کھلتا ہے کہ نظارے دکھائے جا رہے ہیں ایک پہلو سے سامنے یہ نوجوان گا رہے ہیں اور پھر میری نظر پڑتی ہے اس کی طرف، شام مجھے یاد ہے، عراق یاد ہے اور پھر ایران کی طرف، پھر افغانستان، پاکستان مختلف ملک باری باری سامنے آتے ہیں۔ جو انقلاب آ رہے ہیں ان کا آخری مقصد سوائے خدا کے کسی کو پتہ نہیں۔ ہم ان کو اتفاقی تاریخی واقعات کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اتفاقاً رونما ہونے والے واقعات ہیں۔ مگر رؤیا میں جب وہ مل کر گاتے ہیں تو اس سے یہ تأثر زیادہ قوی ہوتا چلا جاتا ہے کہ اتفاقاً الگ الگ ہونے والے واقعات نہیں بلکہ واقعات کی اک زنجیر ہے جو تقدیر بنا رہی ہے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں مگر ہمیں کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جس کا ہاتھ یہ تقدیر بنا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کوئی بڑے بڑے واقعات ان واقعات کے پس پردہ رونما ہونے والے ہیں جو ان کے پیچھے پیچھے آئیں گے۔ ہم جو سیاسی اندازے کر رہے ہیں یہ کچھ اور ہیں، جو خدا کے اصل مقاصد ہیں وہ کچھ اور ہیں''۔

(الفضل 8؍مارچ 1983ء صفحہ 2)

مشرق وسطیٰ میں ہونے والے واقعات کی روشنی میں سیاسی بصیرت رکھنے والے احباب اس رؤیا کی بہتر تعبیر کر سکتے ہیں لیکن ہم یہاں اس رؤیا میں مذکور ایک بات کا ذکر ضرور کریں گے، اور وہ یہ ہے کہ 1977ء میں کون کہہ سکتا تھا کہ کچھ سالوں میں ہی عربوں میں احمدیت تیزی سے پھیلنے لگے گی اور عربوں کے وفود جلسوں میں شامل ہوں گے اور سب سے عجیب بات یہ کہ آج بھی عرب احمدی احباب قصیدہ پڑھتے ہیں تو ایک لائن میں کھڑے ہونے کی بجائے دائرے کی شکل میں کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر عموماً جلسہ کے اختتام پر مختلف ملکوں کی زبانوں میں نظمیں اور قصائد پڑھے جاتے ہیں۔ شاید یہ بھی اس رؤیا کی تعبیر کی ایک جھلک ہے۔

حضور کا جماعت کے نام پہلا تحریری پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے پہلے تحریری پیغام میں عربوں اور اہل فلسطین کے لئے خصوصی دعا کی تحریک فرمائی۔ ذیل میں یہ پیغام نظر قارئین کیا جاتا ہے۔

پیارے احباب جماعت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے سخت زخمی دلوں کے زخموں میں ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز زیادہ بھیانک، زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ ہمارے دلوں سے خوننابہ ٹپک رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے ان انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو وہ بڑی بیدردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانان عالم پر توڑ رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کا شدید دکھ محسوس فرما رہے تھے اور اس ذکر پر ان کی آنکھیں مجسم درد بن جاتی تھیں۔

یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے ربّ کے ادنیٰ غلام ہیں اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے ہیں اور وہ ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتا ہے۔ پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچا دیں کہ تا وہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فرد بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے رب کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا رحمٰن رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ امت محمدؐیہ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے اور اور ان کمزوروں کو دشمنان اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی امت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایہ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائے گا۔ اے خدا! ایسا ہی کر! دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونے والی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حب پیمبرم

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح

(روزنامہ الفضل ربوہ جون 1982ء)

عالمی طاقتوں کو عربوں کے بارہ میں انتباہ

سورۃ ھمزۃ کی تفسیر کرتے ہوئے ایک خطبہ میں حضور نے فرمایا:

''ھمزۃ کا معنی ٹکڑے ٹکڑے کر دینا توڑ کر ریزہ ریزہ کر دینا کسی کو اور اس کے بعد خود مالدار ہوتے چلے جانا اور جس کو گرایا جا رہا ہے جس کو خاک پر پھینکا جا رہا ہے اس کو ذرہ حقیر اور بے معنی سمجھ کر یہ خیال کر لینا کہ ساری دولتیں تو میرے ہاتھ میں اب آچکی ہیں اب یہ میرا مقابلہ کس طرح کر سکتے ہیں ذرات جن کو میں نے پارہ پارہ کیا ہوا ہے۔ بالکل یہی سوچ مغربی دنیا کی بھی ہے اور مشرقی دنیا کی بھی ہے۔ عظیم الشان اشترا کی طاقتیں بھی یہ سمجھتی ہیں کہ ساری قوم کے اموال تو ہمارے چند ہاتھوں میں آچکے ہیں اور ہمارے کنٹرول میں آگئے ہیں جو اس وقت کسی Regime کے نام پر حاکم ہیں ان لوگوں پر ان کے پاس تو کچھ نہیں رہا۔ یہ تو ذرات میں تبدیل ہو چکے ہیں لوگ اس لئے جب اموال ہمارے پاس ہیں تو یہ ہمارے مقابل پر کس طرح اٹھ سکتے ہیں اس لئے ہمیشہ کے لئے ہماری Regime، ہماری طاقتیں، ہمارے گروہ جو اس وقت حکومت کر رہے ہیں

جاری رہیں گے ہمیشہ کے لئے اور دن بدن انفرادی طاقت کم ہوتی چلی جائے گی اجتماعی طاقت کے مقابل پر اور مغربی دنیا کا بھی بالکل یہی نقشہ ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ساری دولتیں تو ہم نچوڑتے چلے جا رہے ہیں۔ جتنی زیادہ ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے ہم ان پسماندہ قوموں سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بھاگ رہے ہیں اور اموال سمٹ کر ہمارے ہاتھوں میں آتے چلے جا رہے ہیں تو یہ ذرات بے معنی اور حقیر ذرے بے بس ذرے یہ ہمارا مقابلہ کس طرح کرسکیں گے اس لئے ہمیں ہمیشہ کی زندگی مل گئی ہے۔

تو معنوی لحاظ سے اس کا یہ معنی ہوگا کہ بعض دفعہ حقیر ذروں کے اندر بھی ایک آگ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے ، ایک جلن ایک تکلیف جو بڑھنے لگتی ہے اور اس درجہ تک پھر وہ پہنچ جاتی ہے کہ اندرونی دباؤ اس کو پھٹنے پر مجبور کر دیتا ہے اور ایسا وقت آتا ہے کہ انہی حقیر ذروں سے وہ آگ پھوٹ پڑتی ہے جو ان مالکوں کو ہلاک کر دیتی ہے یعنی ان غریب اور پس ماندہ قوموں کو تم یہ نہ سمجھو کہ خطرہ سے خالی ہیں، انکے اندر اندرونی دباؤ بڑھے گا۔ جتنا زیادہ تم ان کو توڑتے چلے جاؤ گے اتنا زیادہ اندرونی نفرتیں آگ کی شکل اختیار کرنے لگ جائیں گی، چنانچہ اس آگ کے اکٹھا ہونے کے واضح شواہد مشرقی دنیا میں بھی مل رہے ہیں اور مغربی دنیا میں بھی مل رہے ہیں۔ اب مشرق وسطیٰ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ یہی ہو رہا ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ کمزور ہیں نہتے ہیں بیچارے بے بس ہیں اندرونی تکلیف اور بے بسی کی آگ نے ان کے اندر ایک ایسی قوت پیدا کر دی ہے ، ایسے ہوگئے ہیں، ایسا مقام بھی آ رہا ہے کہ وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم ہلاک ہو جائیں گے لیکن تمہیں بھی ساتھ ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ لبنان میں جنبلاط نے جو اعلان کیا ہے یہی کیا ہے۔ اس نے کہا کہ تمہاری جو پالیسیز ہیں تمہاری سیاستیں انہوں نے لبنان کو پارہ پارہ کیا ہوا ہے اور انصاف نہیں ہے اس میں اس لئے ہم تمہیں یہ اب نوٹس دیتے ہیں کہ تمہاری بات نہیں چلے گی۔ اگر لبنان کو ہلاک ہونا پڑے سارے کو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں اب وہ درجہ پہنچ چکا ہے کہ جہاں عمدٍ مُمَدَّدة بن چکے ہیں وہ یعنی اندرونی پریشرز کے ذریعے جب قومیں Desprit ہو جائیں اندرونی دباؤ کے نتیجہ میں جب وہ کر گزرنے پر آمادہ ہو جائیں تو اس وقت کا نقشہ عمدٍ مُمَدَّدة کھینچتا ہے اور یہ جمع کی ہوئی آگ اور دیر کی حسرتیں، حسد اور تکلیفیں جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو اس وقت یہ صورت پیدا ہوتی ہے“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 3 فروری 1984ء)

بعد کے واقعات حضور کی اس تفسیر و تحلیل کی صداقت اور آپ کی عظیم سیاسی بصیرت کی شہادت دے رہے ہیں۔ افسوس کہ عالمی طاقتوں نے اس ”صدائے فقیرانہ حق آشنا“ کو نہ پہچانا اور عالمی امن کو بچانے کے لئے کوئی کردار ادا نہ کیا۔

جماعت احمدیہ مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے سینہ سپر

ہمیشہ سے ہی جماعت احمدیہ کو مقدس مقامات کی حفاظت کی فکر رہی ہے اور اس سلسلہ میں جماعت کا ایک ایک فرد ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے۔ ایک ایسے ہی موقعہ پر جب کہ مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کی یہودی کوشش ہو رہی تھی حضور نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”میں جماعت کو پھر دو دعاؤں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ ایک بارش کے لئے دعا اور ایک عرب دنیا کے لئے دعا۔...... عرب دنیا میں ایک اور بڑا خطرناک واقعہ رونما ہوا ہے مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کی بڑی ذلیل اور نہایت ہی کمینی کوشش کی گئی ہے یہود کی طرف سے اگرچہ ناکام ہوگئے وہ لوگ جو مقرر تھے اس کام پر لیکن یہ پہلے بھی کوششیں ہو چکی ہیں اور نہایت ہی خبیثانہ ارادے ہیں یہود کے۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں کے معزز مقامات کو تباہ کر دیا جائے اور کچھ دیر کے بعد لوگ بھول جائیں گے اور پھر وہاں ہم ان کا معبد دوبارہ بنوانے کی بجائے اپنا معبد بنائیں اور پھر مسجدوں کو نابود کرنے کے نتیجہ میں اگرچہ بظاہر مسلمان نابود نہیں ہوتے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شعار کا قوموں کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جو قومیں اپنے شعار کی ذلت قبول کرلیں وہ ہلاک ہو جایا کرتی ہیں۔ آخر ایک کپڑے میں کیا بات تھی جس سے جھنڈا بنایا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تربیت فرمائی صحابہ کی کہ جھنڈے کی حفاظت کرنی ہے اور بظاہر ایک بے وقوف آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ جھنڈے کو چھوڑو جان بچانی چاہئے لیکن بالکل برعکس آنحضرت ﷺ نے اس کی تعلیم دی ہے اور ایک جنگ کے موقع پر جو تین سپہ سالار آنحضور ﷺ نے یکے بعد دیگر مقرر فرمائے تھے ایک زخمی ہوتا تھا وہ ایک ہاتھ سے جھنڈا دوسرے میں منتقل کر لیتا تھا۔ وہ کاٹا جاتا تھا تو بعض دفعہ ٹنڈے بازوؤں سے انہوں نے جھنڈوں کو چھاتی کے ساتھ لپیٹا جب وہ بھی کاٹے گئے تب دوسرا آگے بڑھا اور جھنڈا نہیں گرنے دیا اور یکے بعد دیگرے تینوں جرنیل جو چوٹی کے تھے جنگی صلاحیتوں کے لحاظ سے وہ شہید ہوگئے اور جھنڈے کو نہیں گرنے دیا۔

تو اس بات کو معمولی نہ سمجھیں یہ شعائر اللہ کی بہت بڑی عظمت ہوتی ہے اس لئے ساری دنیا میں مسلمانوں کو اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔ اپنے اختلافات کو بھلانا چاہئے اور اکٹھے ہو کر اس کا دفاع کرنا چاہئے۔ اگر یہود کو یہ معلوم ہو جائے کہ ساری دنیا کے مسلمان اپنے شعائر کی عظمت اور احترام اپنے دل میں اتنا رکھتے ہیں کہ بوڑھے اور بچے کٹ مریں گے لیکن شعائر کو تباہ نہیں ہونے دیں گے تو پھر مسلمانوں کو وہ کبھی تباہ نہیں کرسکتے۔ ایسی عظیم زندگی پیدا ہو جائے گی کہ عالم اسلام میں کہ کوئی دنیا کی طاقت پھر اس زندگی کو مٹا نہیں سکتی۔

ہم بھی حاضر ہیں، جماعت احمدیہ کو شعائر (دینی) کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہونا چاہئے اگر کوئی قوم بلائے شعائر کی خاطر قربانی کے لئے بلائے تو ہم حاضر ہیں۔ یہ ہے وہ جہاد جو حقیقی جہاد ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جس کی اسلام نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ حکم دیتا ہے اس لئے اگر آپ کو نہیں آنے دیتے اپنے ساتھ ان خدمتوں میں، اگر آپ سے فی الحال نفرتیں ہیں تو یہاں بیٹھے ایک جہاد شروع کر سکتے ہیں دعا کا جہاد ہے۔ آخر جنگ بدر بھی تو اس خیمہ میں جیتی گئی تھی جہاں دعائیں ہو رہی تھیں۔ اس میدان میں نہیں جیتی گئی تھی جہاں تھوڑی سی لڑائی ہوئی تھی۔ اصل وہ جنگ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے خیمہ میں جیتی گئی ہے پس وہ جنگ تو آپ یہاں شروع کر دیں پھر اگر خدا توفیق دے گا اور وقت ہمیں بلائے گا تو دنیا دیکھے گی کہ جہاد کے میدان میں احمدی کسی دوسری قوم سے پیچھے نہیں بلکہ ہم ہر میدان میں صف اوّل میں ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 فروری 1984ء)

نفع مند مال

جب سورۃ آل عمران کی آیت 93 نازل ہوئی کہ تم کامل نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو تو حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے بیرحاء نامی اپنا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے اسے میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ رسولؐ اللہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ مال بہت نفع مند ہے۔ بہت عمدہ ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر زیر آیت حدیث نمبر 4189)

حضرت صہیبؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کمزور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور حضرت عمار بن یاسرؓ کے ساتھ اسلام لائے تھے۔ انہوں نے ہجرت کرنا چاہی تو کفار نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ تم مکہ میں محتاج ہو کر آئے تھے لیکن یہاں آکر دولتمند ہو گئے اب یہ مال لے کر ہم تمہیں یہاں سے نہیں جانے دیں گے۔ حضرت صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سارا مال تمہیں دے دوں تو پھر جانے دو گے۔ اس پر کفار راضی ہو گئے۔ اور حضرت صہیبؓ سارا مال دے کر متاع ایمان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ صہیب نے نفع بخش سودا کیا ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 227 دار بیروت۔ بیروت 1957ء)

بقیہ صفحہ 6 سچائی کے راستہ کی مشکلات

حاصل نہیں کر سکتے۔

1۔ خوف

ایک ابتلاء یہ ہوگا کہ دشمنوں کے حملوں کا خوف تمہیں لاحق ہوگا۔ ساری قومیں تمہارے خلاف کھڑی ہو جائیں گے اور تم پر حملہ کریں گی۔ حکومتیں تم سے ناراض ہو جائیں گی اور تمہارے مٹانے کی کوششیں کریں گی۔ یہ چیزیں ایسی ہیں جن سے بزدل لوگ ڈر جاتے ہیں اور کہتے ہیں خدا جانے اب کیا ہوگا اور بہت سے لوگوں کے حوصلے اس خوف سے پست ہو جاتے ہیں۔ ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ پبلک اور حکومت نے ہمارے خلاف جتھا بنا لیا ہے۔ یا پنچائت نے ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا ہے۔

2۔ بھوک پیاس

پھر اس سے ترقی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھوک کے ذریعہ مومنوں کے ثبات قدم کا امتحان لیتا ہے۔ بھوک کی تکلیف سے یہ مراد ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے ماموری کی آواز پر ایک گروہ جمع ہوتا ہے تو لوگ ان کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ ملازمتوں سے برخواست کر دیتے ہیں۔ دوکانوں سے سودا نہیں لینے دیتے۔ پیشہ وروں سے کام لینا بند کر دیتے ہیں گویا پہلے تو صرف دھمکیاں دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے خوف لاحق ہوتا ہے کہ وہ نقصان پہنچائیں گے مگر دوسرے قدم پر وہ عملی رنگ میں بھوک اور پیاس کے سامان پیدا کر دیتے ہیں مثلاً یہ کہ ان کو کوئی سودا نہیں دیتا۔ ان کے پاس غلہ نہیں بیچتا۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کو جب شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا تو ہر قسم کے کھانے پینے کی چیزیں روک لی گئیں اور یہ بائیکاٹ کا سلسلہ ایک لمبے عرصے تک جاری رہا۔

3۔ مال کا لوٹنا

پھر فرماتا ہے کہ ان مصائب کا سلسلہ یہیں تک محدود نہیں رہے گا بلکہ تمہارے مالوں کا لوٹنا بھی جائز قرار دے دیا جائے گا۔ گویا پہلے تو اپنے پاس سے مال و اسباب اور سودا اور غلہ وغیرہ دینا بند کیا جائے گا اور پھر مومنوں کے پاس جو کچھ اندوختہ ہوگا اسے بھی لوٹنا جائز قرار دے دیا جائے گا۔

4۔ جان پر حملہ

لیکن جب اس سے بھی کچھ نہیں بنتا تو پھر وہ مومنوں کی جانوں پر حملہ شروع کر دیتے ہیں۔

5۔ اولاد پر حملہ

لیکن جب وہ جان دینے سے بھی باز نہیں آتے تو ان کی اولادوں پر حملے کرنے لگ جاتے ہیں۔

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

دنیا میں سچائی کے راستہ کی مشکلات

ابتلاء قرب الٰہی کا زینہ ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے اپنے ماموراور مصلح بھیجتا ہے۔ وہ ان کے ہمدرد، شفیق اور بہترین خیر خواہ ہوتے ہیں۔ انہیں لوگوں کی جائیدادوں، ان کے اموال اور ان کی ریاستوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ مذہبی اصلاح اور دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ غلط خیالات، غلط معتقدات اور غلط اعمال کی درستی کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ وہ توحید کے منادی اور حق کے پرستار ہوتے ہیں۔ وہ انسانوں کو ہلاکت کے راستہ سے ہٹانے اور انہیں کامیابی ونجات کی راہ پر چلانے کے لئے آتے ہیں۔ وہ اپنے دعویٰ پر دلائل، بیّنات اور براہین پیش کرتے ہیں۔ وہ مخالفین کے غلط خیالات کو باطل ثابت کرنے کے لئے ناقابلِ تردید عقلی دلائل پیش کرتے ہیں، ایسے عقلی دلائل جن پر مخالفین دم بخود رہ جاتے ہیں۔

مخالفت کی وجہ

خدا کے فرستادوں کے دلائل اور بیّنات سے عاجز آ کر ایمان لانے کی بجائے منکرین اپنی ضد اور انکار میں اَور بڑھ جاتے ہیں۔ راہِ حق کو قبول کرنے کی بجائے وہ باطل کی ڈگر پر سرپٹ دوڑنا شروع کر دیتے ہیں اور آخر ہلاک و برباد ہوجاتے ہیں۔ یہ مخالفین اپنے مذہبی عقائد واعمال کی صحت پر کوئی دلیل قائم کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پر جھُوٹے اور مفتریانہ الزامات تراشنا شروع کر دیتے ہیں اور جاہل عوام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی سازشیں، ایسے منصوبے اور ایسی شورشیں کرتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ تاریخِ مذاہب کا یہ کتنا المیہ ہے کہ جو برگزیدہ بندے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اصلاحِ خلق کیلئے مامور ہوتے ہیں تاریکی کے فرزند' انہیں مفسد اور بنی نوع انسان کے بدخواہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے خلاف صدہا قسم کے بے بنیاد الزام لگاتے ہیں۔ خدا کے فرستادے ہزار کہتے رہیں کہ ہم تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے۔ ہمیں تمہاری حکومتوں اور تمہارے ملکوں سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور سچائی کی ڈگر پر چلانے کے لئے آئے ہیں۔ وہ ہزار یہ اعلان کرتے رہیں مگر حق کے دشمن عوام کو بھڑکانے کے لئے کبھی یہ کہتے ہیں کہ یہ تم سے تمہارا ملک چھیننا چاہتا ہے، تم کو ملک بدر کرنا چاہتا ہے، تم پر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے، تمہاری تہذیب وثقافت کو برباد کرنا چاہتا ہے، تمہارے شیرازہ کو بکھیرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

شوروغوغا کا اصل مدعا

ان دشمنانِ صداقت کا مدّعا اِس قسم کی شورشوں سے یہ ہوتا ہے کہ لوگ نبیوں اور ماموروں کی باتوں کو ٹھنڈے دل سے نہ سُن سکیں اور ان کی خالص مذہبی تحریک پر کان نہ دھریں۔ وہ عوام کو ان کی باتوں کے سُننے اور ان کے دلائل پر غور کرنے سے روکنے کے لئے یہ سب منصوبے بناتے ہیں۔

مخالفین کا آخری حربہ

قرآن مجید بتلاتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے خالص مذہبی پیغام لے کر دربار میں پہنچے تو پہلے فرعون نے اپنی ہوشیاری اور شاطرانہ چالوں سے انہیں مات دینی چاہی۔ توحید کے خلاف تمسخرانہ انداز اختیار کیا، موسیٰ علیہ السلام کو گمراہ انسان قرار دے کر توجہ دوسری طرف پھیرنی چاہی لیکن جب اس کے یہ سارے حربے ناکام ہو گئے اور اُسے حق وصداقت کے سامنے کچھ نہ سوجھا تو اس نے نہایت چالاکی سے سردارانِ قوم سے اہل ملک کو برانگیختہ کرنے کے لئے اعلان کر دیا:۔

فرعون نے اپنے اِردگرد کے سرداروں سے کہا۔ یہ موسیٰ تو بہت ہوشیار جادوگر ہے۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہارا ملک چھین لے اور تمہیں ملک بدر کر دے۔ اب تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔

(الشعراء:36,35)

اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب ہوکر کہا:۔

کہ آپ کے آنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمیں آپ خفیہ سازش کے ذریعہ ہمارے ملک سے نکال دیں۔ (طٰہٰ :58)

سردارانِ قوم نے فرعونِ مصر کی شہ پا کر سارے ملک میں آگ لگا دی اور ہر جگہ لوگوں کو اکسا کر کہتے پھرتے تھے۔

فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا۔ یہ موسیٰ تو بہت ہوشیار جادوگر ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ وہ تمہیں ارضِ مصر سے نکال دے اور خود اس پر قابض ہوجائے اب تم بتاؤ کہ کیا کرنا چاہئے؟

(اعراف:111,110)

قوم کے لیڈروں نے لوگوں سے کہا کہ موسیٰ اور ہارون دو ہوشیار سازشی ہیں۔ ان کا ارادہ یہی ہے کہ تمہیں ملک سے محروم کر دیں اور تمہاری بہترین ثقافت اور مذہب کو تباہ کر دیں۔ اب تم ان کے مقابلہ کے لئے بالا تفاق کوئی تدبیر کرو اور سارے مل کر ان کا مقابلہ کرو۔ (طٰہٰ :64'65)

انہوں نے کہا۔ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں ان کاموں سے موڑ دے جن پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو عمل کرتے ہوئے پایا اور تم دونوں ملک میں اپنی بڑائی قائم کرنا چاہتے ہو۔

(یونس:79)

فرعون مصر نے مذہبی اور سیاسی ہر دو گروہوں کو حضرت موسیٰ کے خلاف انگیخت کرتے ہوئے اعلان کیا:۔

مجھے تو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ یہ موسیٰؑ تم لوگوں کے دین کو بدل دے گا اور ملک میں سخت فساد پیدا کرے گا۔ (المومن:27)

اس ساری شورش کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون نے اپنے ملک کے جادوگروں کو حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ پر لا کھڑا کیا۔ مقابلہ ہوا۔ جادوگر فوراً سمجھ گئے کہ حضرت موسیٰ ہماری طرح کے جادوگر نہیں ہیں یہ تو خدا کے فرستادہ ہیں اور اسی وقت میدان ہی میں ایمان لے آئے۔ اب پھر فرعون کی شاطرانہ ذہنیت آڑے آئی۔ اس نے ان مومن جادوگروں کو دھمکاتے ہوئے کہا:۔

کہ تمہارا اِس طرح میری اجازت کے بغیر ایمان لے آنا بتاتا ہے کہ تم نے اِس ملک اور اِس شہر کے خلاف ایک خطرناک سازش کی ہے تاکہ باشندگانِ ملک کو جلا وطن کر دو۔ تمہیں اس کے انجام کا عنقریب پتہ لگ جائے گا۔

(اعراف:24)

فرعونیوں کے اس طریق کار سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کے منکر کس طرح جھوٹ پر بنیاد رکھ کر اشتعال دلاتے ہیں۔ وہ مذہبی لوگوں کو مذہب کا نام لے کر اُکساتے ہیں اور سیاسی لوگوں کو ملک کی حفاظت کے نام پر اُبھارتے ہیں مگر ان لوگوں کا یہ صریح ظلم ہے کیوں کہ انبیاء علیہم السلام لوگوں سے ملک چھیننے کے لئے نہیں آیا کرتے اور نہ ان کے دشمن ہوتے ہیں۔ فرعونیوں کا یہ طریق کار انوکھا نہ تھا۔ ان سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں قوم کے سرداروں نے یہی گندہ حربہ استعمال کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(اعراف:24)

انہوں نے کہا کہ اے لوگو! یہ نوح تمہاری طرح ایک انسان ہے اس کا دعویٰ رسالت سے صرف یہ مقصد ہے کہ وہ تم سے اپنی بڑائی منوانا چاہتا ہے۔ (المومنون:25)

تاریخ انبیاء پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کے مقابلہ پر دشمنوں نے یہی ناکارہ اور بوسیدہ ہتھیار استعمال کیا ہے۔ حضرت مسیح فلسطین میں یہودیوں کی اصلاح کیلئے اس وقت مبعوث ہوئے جب فلسطین پر رومی حکومت کا قبضہ تھا اور یہودی ایک غیر قوم کے ماتحت زندگی بسر کر رہے تھے۔ یہودی علماء نے حضرت مسیحؑ کے خلاف بھی اس قسم کی سازش کی۔ انجیل میں لکھا ہے کہ:۔

”وہ (یہودیوں کے فقیہہ اور سردار کاہن) اس کی تاک میں لگے اور جاسوس بھیجے کہ راستباز بن کر اس کی کوئی بات پکڑیں تا کہ اس کو حاکم کے قبضے اور اختیار میں دے دیں۔ انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اے استاد! ہم جانتے ہیں کہ تیرا کلام اور تعلیم درست ہے اور تو کسی کی طرف داری نہیں کرتا بلکہ سچائی سے خدا کی راہ میں تعلیم دیتا ہے ہمیں قیصر کو خراج دینا روا ہے۔ یا نہیں؟ اس نے ان کی مکاری معلوم کر کے ان سے کہا کہ ایک دینار پر مجھے دکھاؤ اس پر کس کی صورت اور نام ہے؟ انہوں نے کہا قیصر کا۔ اس نے ان سے کہا پس جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔“

(لوقا 20-25)

اس حوالہ پر غور کرنے سے ان تمام شرارتوں اور شورشوں کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے جو یہودی علماء حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے خلاف اختیار کرتے رہے تھے۔ اگر حضرت مسیحؑ فرماتے کہ تم قیصر کو خراج مت دو تو وہ شریر لوگ رومی حکومت کو اُکساتے کہ مسیحؑ بغاوت کی تعلیم دیتا ہے اور اگر کہتے کہ قیصر کو خراج دو تو وہ یہودی عوام کو انگیخت کرتے کہ یہ عجیب مسیحا ہے جو ہمیں رومی حکومت کی غلامی کی تلقین کرتا ہے۔ حضرت مسیحؑ نے ان کی سازش کو بھانپ کر ایسا مسکت جواب دیا کہ وہ دم بخود رہ گئے۔

فرعون اور فرعونیوں کے پاس اقتدار اور سلطنت تھی۔ انہوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی دعوت حق کو براہ راست سیاسی مسئلہ بنا کر عوام کو بھڑکایا۔ حضرت مسیحؑ کے وقت کی آسمانی دعوت کو بالواسطہ سیاسی مسئلہ بنادیا اور پیلاطوس کے ذریعہ سے مسیح کو صلیب پر مارنے کی ناپاک کوشش کی۔

ابتلاؤں کی پانچ قسمیں

قرآن کریم میں ایمان لانے والوں کے لئے پانچ ابتلاؤں کا ذکر آتا ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 156 میں اللہ تعالیٰ نے پانچ قسم کے ابتلاؤں کا ذکر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ہم اپنی نجات کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تم ان ابتلاؤں میں سے گزرے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بھتیجے مکرم ملک طاہر احمد صاحب کو کینیڈا میں پہلی بچی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام بریرہ طاہر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم برادرم ملک محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ حال کینیڈا کی پوتی اور مکرم طاہر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، صالح اور صحت وسلامتی کیلئے ساتھ باعمر ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم افتخار احمد وڑائچ صاحب صدر احمدیہ جماعت پیدرو آباد قرطبہ سپین تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ فوزیہ وسیم صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد تاج صاحب کو مورخہ 12 دسمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام جاذبہ وسیم عطا فرمایا ہے اور اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام احمد سروعہ صاحب کی پوتی اور مکرم اعجاز احمد صاحب وڑائچ سپین کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شفیق احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 31 جنوری 2011ء کو دو بیٹیوں کے چھ سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب صدر جماعت احمدیہ صابن دستی کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نومولود کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین ودنیا کی حسنات سے نوازے اور اسی طرح نومولود خادم دین ہو اور ہمیشہ والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنے۔ آمین

ولادت

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب مرحوم دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم ندیم احمد صاحب اور بہو مکرمہ مریم ندیم صاحبہ مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام صوفیہ ندیم عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مشتاق احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم دارالنصر وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کے نیک صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم قمر احمد عامر صاحب کارکن نظارت تعلیم القرآن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے خاکسار کو مورخہ 17/اکتوبر 2011ء کو زوجہ ثانیہ سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام عطیۃ الغالب عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ بچی مکرم صوبیدار میجر عبدالحمید صاحب (یکے از پانچ ہزار مجاہدین تحریک جدید) کی پوتی اور مکرم عبدالرشید شاہد صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل کے ساتھ بچی کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر سے نوازے، ہر شر سے محفوظ رکھے نیک خادمہ دین خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب باب الابواب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم رانا عبدالسلام صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود وحضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طبیعت آجکل کافی علیل ہے۔ فیصل آباد سے سی ٹی سکین کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ طبیعت کچھ سنبھلی ہے لیکن کمزوری کافی ہے۔

اسی طرح خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے دل کے تین وال بند ہیں۔ لمبے عرصہ سے شوگر کی مریضہ بھی ہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں دو دن داخل رہنے کے بعد گھر واپس آگئی ہیں۔ شدید کھانسی کی شکایت ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ بابت ترکہ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ)

مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ وفات پاچکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 3۔ق محلہ دارالصدر۔ ربوہ برقبہ 4 کنال میں سے 3 کنال 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ نیز قطعہ نمبر 1/15 محلہ دارالصدر گولبازار برقبہ 10 مرلہ میں سے دکان نمبر 8 کا 1/3 حصہ (140.87 مربع فٹ) بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعات درج ذیل ورثاء میں بحصص ذیل منتقل کر دیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

قطعہ نمبر 3۔ق دارالصدر ربوہ کل رقبہ 3 کنال 10 مرلے

1۔ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ (بیٹی)
15 مرلے 34 مربع فٹ

2۔ مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ (بیٹی)
15 مرلے 100 مربع فٹ

3۔ مکرمہ امۃ النور صاحبہ (بیٹی)
13 مرلے 92 مربع فٹ۔

4۔ مکرم پیر محی الدین طاہر احمد صاحب (بیٹا)
24 مرلے 38 مربع فٹ

5۔ مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ (بیٹی)
1 مرلہ 68 مربع فٹ

نیز قطعہ نمبر 1/15 محلہ دارالصدر گولبازار ربوہ دکان نمبر 8 کا 1/3 حصہ (140.87 مربع فٹ) مکرم پیر محی الدین طاہر احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر اعتراض ہے تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت چودھری امام الدین صاحب

ضلع گجرات کے دو گاؤں جسوکی اور سدوکی بالکل ساتھ ساتھ ہیں بمشکل ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہوگا، مدت تک جماعتی طور پر یہ دو گاؤں ایک ہی جماعت رہے ہیں اس گاؤں کے پہلے احمدی حضرت چودھری امام الدین صاحب ولد حضرت میاں حسن محمد صاحب قوم جٹ سندھو تھے جنھوں نے حضرت اقدس کے سفر جہلم کے موقع پر بیعت کی توفیق پائی چنانچہ دونوں باپ بیٹے کا نام اخبار بدر میں حضور کے سفر جہلم کے دوران بیعت کنندگان میں شامل ہے:۔

463 امام الدین

465 حسن محمد ولد مولا داد۔ گجرات

(بدر 23/30 جنوری 1903ء صفحہ 16 کالم 1)

آپ 1889ء میں پیدا ہوئے اور تقریباً 14 سال کی عمر میں بیعت کی۔ آپ قادیان میں اپنی آمد کے متعلق بیان کرتے ہیں:

''میں ابتدائی زمانہ میں قادیان میں آیا تھا میں نے حضرت اقدس سے تین سوال دریافت کیے، حضور نے جو جواب دیے اُن میں ایک سوال اور اُس کا جواب تو میں بھول گیا مگر دو سوال اور اُن کے جوابات مجھے اب تک یاد ہیں۔ پہلا سوال پانی کے متعلق تھا کہ اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضور نے فرمایا کہ پانی کا جب تک مزہ اور رنگ بو نہ بدلے اُس وقت تک پانی پاک ہوتا ہے....

(۲) دو آدمیوں کا جمعہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اُس وقت غالباً مولوی محمد احسن صاحب یا حضرت خلیفۃ المسیح اول تشریف رکھتے تھے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ مسئلہ کس طرح ہے؟ انھوں نے اسے اختلافی مسئلہ بتایا، پھر آپ نے پوچھا کہ دو آدمیوں کی جماعت ہوسکتی ہے تو انھوں نے کہا کہ ہاں ہوسکتی ہے، آپ نے فرمایا پھر جمعہ بھی ہوسکتا ہے۔

ان دو امور سے حضور کی شان حَکم ظاہر ہوتی ہے۔''

(الحکم 21 اپریل 1935ء صفحہ 6 کالم 2,3)

آپ نے 11 جنوری 1971ء کو وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 265) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ رفقاء میں دفن ہوئے۔ آپ کی اہلیہ کا نام محترمہ فضل بی بی صاحبہ تھا جنھوں نے اپریل 1951ء میں بعمر 62 سال وفات پائی اپنے گاؤں سدوکی میں دفن ہوئیں لیکن چونکہ موصیہ تھیں یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

خبریں

میمو کیس ، منصور اعجاز کو ویزا، فوجی اور پولیس سیکیورٹی دینے کا حکم

متنازع میمو گیٹ کے تحقیقاتی کمیشن نے دو روز میں گواہوں کی فہرست طلب کر لی ہے جبکہ منصور اعجاز کو فوری ویزا جاری کرنے اور ان کی سیکیورٹی کیلئے فوج یا پولیس کا خصوصی دستہ فراہم کرنے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ سابق سفیر حسین حقانی کی سیکیورٹی بھی بڑھائی جائے۔ این این آئی کے مطابق کمیشن نے واضح کیا ہے کہ اگر ویزا نہ دیا گیا اور ایف آئی آر درج کی گئی تو پھر کمیشن منصور اعجاز کا بیان ریکارڈ کرانے کیلئے بیرون ملک جا سکتا ہے۔ منصور اعجاز کے وکیل اکرم شیخ نے کہا ہے کہ اگر ان کے مؤکل کو ویزا جاری کر دیا جاتا ہے تو وہ 16 جنوری کے بعد پیش ہو سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کے مؤکل نے اپنے فون کی پرائیوسی ویور کرنے کی اجازت دے دی ہے اور اب حسین حقانی سے بھی کہا جائے کہ وہ ایسا کریں۔ بنچ کے سربراہ نے اٹارنی جنرل مولوی انوار الحق اور سیکرٹری داخلہ سے استفسار کیا کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ منصور اعجاز کے کمیشن کے سامنے پیش ہونے میں نہ تو کوئی رکاوٹیں کھڑی کی جائیں گی اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی مقدمہ درج کیا جائے گا۔ اٹارنی جنرل نے کمیشن کو بتایا کہ حکومت کسی بھی شہری کو کسی بھی شخص کے خلاف درخواست دائر کرنے سے نہیں روک سکتی۔

اورکزئی ایجنسی میں 10 مغوی سیکیورٹی اہلکار قتل

اورکزئی ایجنسی کے علاقے ڈبوری سے 10 اغوا شدہ سیکیورٹی اہلکاروں کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق 21 دسمبر 2011ء کو اورکزئی ایجنسی کے علاقے ڈبوری میں عسکریت پسندوں اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے ساتھ ایک جھڑپ ہوئی تھی جس میں 22 سیکیورٹی اہلکار زخمی ہو گئے تھے۔ جس میں سے 10 ایف سی اہلکاروں کو شدت پسندوں نے اغواء کر لیا تھا اور اب ان کو قتل کر دیا گیا ہے۔

امریکہ لوڈ شیڈنگ میں کمی اور ریونیو بڑھانے کیلئے پاکستان کی معاونت کریگا

پاکستان اور امریکہ کے درمیان صارفین کو بجلی کی ترسیل میں بہتری لانے کیلئے معاہدے طے پا گئے امریکی سفارتخانہ کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق صارفین کو بجلی کی ترسیل میں بہتری لانے کیلئے حکومت پاکستان کی زیر ملکیت بجلی سپلائی کرنے والی تمام کی تمام نو کمپنیوں نے امریکی حکومت کے ساتھ معاہدوں پر دستخط کئے۔ اس پروگرام کے تحت امریکہ توانائی کی پیداوار میں اضافے کیلئے ریونیو بڑھانے بجلی گھروں سے صارفین تک بجلی کی تقسیم کے دوران ہونے والے نقصانات کم کرنے اور بجلی کی رسد کو مزید قابل بھروسہ بنانے کیلئے ان کمپنیوں کی مدد کرے گا۔

کراچی میں فائرنگ کے مختلف واقعات

کراچی میں فائرنگ کے مختلف واقعات میں ایک پولیس اہلکار سمیت 5 افراد کو قتل اور 4 کو زخمی کر دیا گیا۔ جبکہ شاہ لطیف ٹاؤن میں جھاڑیوں سے خاتون کا سر برآمد ہوا۔

امریکہ نے ڈرون حملے پھر شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا

افغان ٹی وی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ امریکہ نے پاکستان میں معطل کئے گئے ڈرون حملوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ افغان ٹی وی کے مطابق امریکی حکام نے بتایا کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں شدت پسند نیٹ ورک کو نشانہ بنانے کیلئے ڈرون حملے پھر شروع کئے جائیں گے۔

پاکستان چین دوستی کی 6 دہائیاں

عوامی جمہوریہ چین کے اخبار نے مشترکہ دفاعی آلات کی تیاری جے ایف 17، نیول شپ، ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا اور چشمہ پاور پلانٹ کو پاک چین دوستی کا ثمر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ گزشتہ 6 دہائیوں میں پاکستان اور چین کے درمیان دفاعی اور سفارتی تعاون کو فروغ حاصل ہوا ہے۔

یمن میں جنگجوؤں اور سیکیورٹی فورسز میں جھڑپ

یمنی سیکیورٹی فورسز اور القاعدہ کے عسکریت پسندوں کے درمیان ہونے والی ایک جھڑپ میں کم از کم 7 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ حکام کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں ایک فوجی جبکہ 6 عسکریت پسند شامل ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تازہ جھڑپ صوبہ آبیان کے دارالحکومت انجبار میں ہوئی۔

اتحادی و افغان فوجیوں میں جھگڑا

افغان صوبے زابل میں 6 نیٹو سیکیورٹی اہلکاروں اور 3 افغان فوجیوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب نیٹو سیکیورٹی اہلکاروں کا صوبے میں آنا ہوا۔ زبانی تلخ کلامی کے بعد جھگڑا طول پکڑ گیا اور نوبت فائرنگ تک پہنچ گئی۔ فائرنگ کے نتیجے میں 2 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

ڈنمارک بحریہ کا آپریشن

ڈینش بحریہ کے ترجمان نے بتایا کہ نیٹو کی انسداد قزاقی مہم کے سلسلے میں سمندری علاقے میں گشت کرنے والے ایک بحری جہاز نے صومالی قزاقوں کے ایک گروپ کو پکڑا ہے۔ جس نے درجنوں افراد کو کئی ماہ سے یرغمال بنا رکھا تھا۔ یرغمال بنائے گئے افراد کا تعلق پاکستان اور ایران سے ہے اور ان میں زیادہ تر ماہی گیر ہیں جو سمندر میں ماہی گیری کیلئے نکلے لیکن قزاقوں کے ہتھے چڑھ گئے۔

بھارت میں مشتعل مظاہرین اور پولیس کے درمیان جھڑپیں

بھارت کے صوبہ چھتیس گڑھ کے ضلع کوربا میں سینکڑوں افراد نے احتجاج کیا۔ مظاہرین بجلی گھر کی تعمیر کیلئے لوگوں کی زمین حاصل کرنے کے معاملہ پر احتجاج کر رہے تھے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے لاٹھی چارج کیا جبکہ مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے خواتین، بچوں اور عمر رسیدہ کو بھی تشدد کا نشانہ بنایا۔ پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کے نتیجہ میں 30 افراد زخمی ہو گئے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔جنوری	
طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	5:25

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون: 041-2623495-2604424

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

CASA BELLA
Home Furnishers

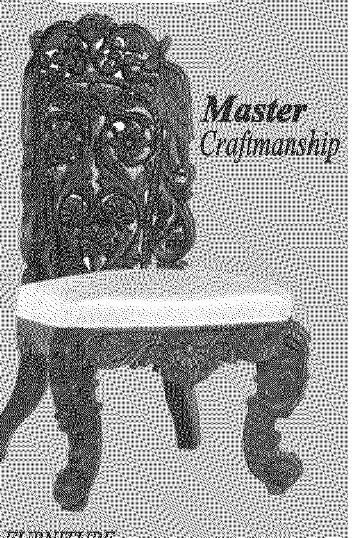

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flouring.

سال 2012 مبارک ہو
اہم خبر "جرمن شوابے" اور "ڈاکٹر مسعود اینڈ سنز لاہور" کی سیل بند ہومیو پیتھک ادویات، بریف کیس، ڈسکٹس گلوبیولز اور شہد رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ
فون: 047-6211399,6212399

FR-10

خوشخبری
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور